# زبان کی حفاظت

محمد منشا کاشف سپرا
فیصل آباد

زبان ایک شریف عضو گوشت شرائین اور اعصاب سے مرکب ہے۔ جو منہ کے اندر واقع ہے اور وہ گویائی کی قوت اور چکھنے کا آلہ ہے اسی کے ذریعہ سے میٹھی، کڑوی، نمکین، ترش اور چٹ پٹی، لذیذ اور بے مزہ چیزوں کا احساس ہوتا ہے اور بات چیت کر کے مطلب کا اظہار کیا جاتا ہے زبان کی سطح میں جو بلندیاں ہیں وہ حسی اعصاب کی شاخیں جب کوئی چیز چکھی یا کھائی یا پی جاتی ہے تو اس کے ذریات عصبی شاخوں پر لگتے ہیں اور وہاں سے دماغ کو ذائقہ کا احساس ہوتا ہے زبان کے مختلف مقامات پر مختلف قسم کی قوت ذائقہ ہوتی ہے چنانچہ شیریں اور نمکین ذائقے زبان کے پچھلے حصہ کی نسبت اس کی نوک پر زیادہ محسوس ہوتے ہیں کڑوا ذائقہ زبان کی جڑ پر اور ترش ذائقہ زبان کے کناروں پر اچھی طرح محسوس ہوتا ہے۔ منہ کے مختلف اطراف اور جہات میں زبان کی حرکت کرنے سے لفظ بنتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں تو دل کی بات ظاہر ہوتی ہے۔ جو نہیں بول سکتے وہ گونگے ہیں اور اس نعمت سے محروم ہیں زبان خدا کی نعمت ہے عقل اور دل کی ترجمان ہے عجائبات قدرت الٰہیہ کی مظہر اعظم ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم نجعل له عينين۔ ولسانا وشفتين (سورہ بلد ۹،۸)

کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے؟ ضرور دیئے ہیں۔ انسان کو چاہئے ان کی قدر کریں یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت زبان بھی ہے اسی سے ہم اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھا دیتے ہیں۔ اسی سے کلام الٰہی پڑھتے ہیں اور ذکر و اذکار اور وعظ و نصیحت کرتے ہیں انسان اور حیوان کے درمیان میں اسی زبان سے فرق ہے اگر زبان کی حفاظت کی جائے تو اس سے بڑے بڑے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں اگر اس کی نگرانی نہیں کی گئی تو اس زبان سے بڑے بڑے شر و فساد اٹھتے ہیں اور جھگڑا و فساد پیدا ہوتے ہیں قرآن و حدیث میں زبان کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

یا رسول الله ﷺ ما النجاة قال امسک عليک لسانک وليسعک بيتک وابک على خطيئتک (ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء في حفظ اللسان۔ احمد ۲۵۹/۵ مشکوۃ ۱۳۶۰/۳)

اللہ کے رسول ﷺ کس چیز سے نجات ہے آپ نے فرمایا اپنی زبان روک لو یعنی زبان کی حفاظت کرو خلاف شرع و عقل کوئی بات مت بولو اور تمہارا گھر تمہارے لئے کافی ہو یعنی گھر میں بیٹھے رہو بلا ضرورت ادھر ادھر نہ پھرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کام اللہ کے نزدیک کیا ہے لوگ خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا:

حفظ اللسان یعنی سب سے افضل کام اللہ کے نزدیک زبان کی حفاظت ہے۔ اور آپ نے فرمایا:

من حفظ لسانه ستر الله عورته۔ الطبرانی فی الاوسط (المجمع ۶۸/۸)

جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپائے گا۔

لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه ولا يستقيم

قلبه حتی يستقيم لسانه (احمد ۱۹۸/۳)

کسی بندے کا ایمان درست نہیں ہوگا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ زبان درست نہ ہو۔

زبان کی درستگی سے سب چیزوں کی درستی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا صبح ابن آدم فان الاعضاء کلها تکفر اللسان فتقول اتق الله فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا۔ (ترمذی کتاب الزهد باب فی حفظ اللسان ۲۴۰۲، احمد ج ۹۶/۳)

ہر صبح کو تمام اعضائے انسانی زبان سے عاجزی کر کے کہتے ہیں تو اللہ سے ڈرتی رہ ہم سب تیرے تابع ہیں ہم سیدھے رہیں اگر تو سیدھی رہے اگر تو ٹیڑھی رہی تو ہم سب ٹیڑھے رہیں گے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا:

یارسول الله اوصنی قال علیک بتقوی الله فانها جماع کل خیر وعلیک بالجهاد فی سبیل الله فانها رهبانیة المسلمین وعلیک بذکر لک فی السماء واحزن لسانک الا من خیر فانک بذالک تغلب الشیطان (طبرانی الصغیر ۶۶/۲)

یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: (۱) اللہ سے ڈرتے رہو یہی تمام بھلائیوں کا مرکز ہے (۲) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہو یہی مسلمانوں کی رہبانیت ہے (۳) اور ذکر الٰہی اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور اس سے زمین پر تمہارے لئے نور ہوگا اور آسمان پر تمہارا ذکر ہوگا (۴) اور اپنی زبان کو ہر بری باتوں سے بچائے رکھو صرف بھلائی اور نیکی کی باتیں نکالو اس سے تم شیطان پر غالب رہو گے۔

رسول اللہ ﷺ نے اکثر صحابہ کرام کو زبان کی حفاظت کی وصیت فرمائی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث میں آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام نیکیوں کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا:

کف علیک هذا واشار الی لسانه قلت یا نبی الله وانا لمواخذون بما نتکلم به قال ثکلتک امک وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او قال علی مناخرهم الا حصائد السنتهم (ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی حرمة الصلوة ۲۶۱۶، احمد ۲۳۱/۵)

تم اس کو روکے رکھو اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یعنی زبان کی حفاظت ونگرانی کرو۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا ہم اپنی باتوں کی وجہ سے پکڑے جائیں گے تو آپ نے فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم پائے زیادہ تر لوگ اپنی باتوں کی وجہ سے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

اور آپ نے فرمایا:

من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة (بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان ۶۴۲۴)

جو اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ذمہ داری کا مجھ سے وعدہ کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں زبان کی حفاظت کی ضمانت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بات شرع اور عقل کے خلاف نہ کہی جائے سوچ سمجھ کر کہی جائے زبان کی لگام کو ڈھیلا نہیں چھوڑنا چاہئے جو آئے وہ کہہ دے بلکہ اس کو اپنے قابو میں رکھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان کھینچ رہے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ آپ کو معاف کرے یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا:

ان هذا اوردنی شر الموارد ان رسول الله ﷺ قال لیس شیء من الجسد الا یشکو ذرب اللسان علی حدته وبیهقی فی شعب الایمان (ترغیب) مسند ابو یعلی المجمع ۳۰۲/۱۰)

کہ یہی زبان مجھے بدترین گھاٹ پر لے جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے اس لئے میں زبان کو کھینچ رہا ہوں تاکہ اس کی تیزی نہ باقی رہے اور میرے قابو میں رہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے بھی ایمان والوں کو

اعمال کی اصلاح اور گناہوں کی معافی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفرلكم ذنوبكم (الاحزاب)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور بات سیدھی کہو اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے جنت اور دوزخ میں لے جانے والی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اتدرون ما اكثر ما يدخل الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما يدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم جانتے ہو کہ جنت میں آدمی کو اکثر کونسی چیز داخل کرتی ہے (وہ چیز) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسن خلق ہے اور تم جانتے ہو دوزخ میں لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے وہ دو چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ۔

اور امام کائنات ﷺ نے دو عورتوں کا ذکر کیا جو فرائض الٰہی ادا کرتی تھیں مگر اپنی زبان کی حفاظت نہ کرنے سے دوزخ سے نہ بچ سکیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا

يا رسول الله ان فلانة تذكر من كثرة صلواتها وصيامها وصدقتها غير انها توذی جيرانها جرها بلسانها قال هي في النار قال يا رسول الله فان فلانة تذكر قلة صيامها وصدقتها وصلواتها وانها تصدق بالاثوار من الاقط ولا توذی بلسانها جيرانها قال هي في الجنة (احمد و بيهقي في شعب الايمان مشكوة باب الشفقة والرحمة على الخلق)

فلاں عورت زیادہ نماز پڑھنے روزہ رکھنے اور خیرات کرنے میں بہت شہرت رکھتی ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بہت کم روزے رکھتی ہے اور بہت کم خیرات کرتی ہے اور بہت کم نماز پڑھتی ہے اور وہ صرف چند ٹکڑے قروط (پنیر) کے اللہ کی راہ میں دیتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو ایذا نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔

مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے عرض ہے کہ اللہ سے ڈرو اور زبان کی حفاظت کرکے جنت میں جا سکتے ہیں اور دوزخ سے نجات پا سکتے ہیں۔ اور زبان کی حفاظت کے بارے میں کثیر قرآنی آیات اور احادیث نبویہ موجود ہیں مگر اختصار سے ہم نے بیان کی ہیں۔

اللهم تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم اللہ تعالیٰ ہماری خدمات اسلام قبول و منظور فرما کر آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

## بقیہ: جادو اور نظر بندی

لوگوں پر یہ طریقہ استعمال کیا ہے۔ الحمدللہ وہ ٹھیک ہو گئے۔ (کتاب حکم السحر والکہانۃ للشیخ ابن بازؒ)

### جہاں جادو، دبا دیا ہے اسے فنا کر دیجئے

(۲۸) سب سے زیادہ نفع بخش علاج جادو کے اثر کو ختم کرنے کا یہ ہے کہ وہ جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں جادو دفن ہے۔ (شرکیہ تعویذ یا سوئیاں وغیرہ) زمین ہو یا پہاڑ وغیرہ اگر جگہ کا علم ہو جائے تو اسے نکال کر فنا کر دینا چاہئے تو ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور مریض شفایاب ہو جائے گا۔

یہ ہیں وہ امور جن کا بیان کرنا ضروری تھا جن سے جادو کے خطرات سے بچا جا سکتا ہے اور جن سے جادو کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

(کتاب السحر والکہانۃ للشیخ ابن بازؒ)

یہ اذکار دعائیں جادو کے شر سے بچنے کیلئے عظیم اسباب و معیار ہیں۔ انہیں مریض یا تو خود پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنے یا کوئی نیک شخص ان دعاؤں و اذکار کو پڑھ کر دم کر لے۔ دونوں طریقے درست ہیں کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بعض دعائیں پڑھ کر آپ کو دم کیا تھا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے بعض اذکار و دعائیں پڑھ کو صحابہؓ کو دم کیا تھا۔ اسی طرح بعض صحابہؓ سے آپ ﷺ نے ان کے دم کرنے کے اذکار سنے اور انہیں وہ پڑھ کر دم کرنے کی اجازت دی۔

ان اذکار و دعاؤں کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین و اعتماد کیجئے کہ اللہ ہی شفا دے گا اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے گا۔ اور پریشانیاں دور کرنے کیلئے بکثرت اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ و زاری کر کے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں، مردوں، عورتوں کی ساری پریشانیاں دور فرما دے۔ آمین یارب العالمین۔